Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۹ صفر ۱۳۹۶ھ ٭ ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ٭ ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔
طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری سابق مبلغ انڈونیشیا کو اب دل کے عارضہ سے آرام ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احبابِ جماعت لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آ۔)

ربوہ کے خدام کے لئے ایک ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک تربیتی اجلاس مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مہدی میں رکھا گیا تھا جلسے میں دفعہ ۱۴۴ کے پیشِ نظر افسران مجاز کو جلسہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے لکھا گیا مگر عین وقت پر انکار کے پیشِ نظر یہ اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اب انشاء اللہ العزیز یہ اجلاس ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مہدی گولبازار میں ہوگا۔ اس اجلاس کی اجازت کے لئے درخواست کر دی گئی ہے جملہ خدام مطلع رہیں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دوسرا مرحلہ ختم ہونے میں اب چند دن باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش (مطابق ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{2}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیّتِ دعا کیلئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو

جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں

"خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایک ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور رقادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔ یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مددِ الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور ربّ العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے۔ اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سو سورۃ فاتحہ کے ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامدِ کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی ربّ اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اسی کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علّت العلل اور ہر ایک فیض کا مبداء اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۴۶ حاشیہ نمبر ۱۱)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ر تبلیغ ۱۳۵۵ ہش
۱۰ ر فروری ۱۹۷۶ء

مومنوں کی کامیابی کے ضامن اوصاف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ ابتداءً مامور من اللہ پر ایمان لانے والے اپنی تعداد اور وسائل کے لحاظ سے انتہائی کمزوری اور کسمپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں جبکہ مامور من اللہ کا انکار کرنے والے تعداد، طاقت اور زور اور زر ہر لحاظ سے ان سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ ایک طرف انتہائی طاقت اور دوسری طرف انتہائی کمزوری میں کوئی نسبت ہو بھی کیسے سکتی ہے۔ پھر بھی ہوتا یہ ہے کہ مامور من اللہ پر ایمان لانے والے اپنی کمزوری، ناطاقتی اور بے بضاعتی کے باوجود ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کا انکار کرنے والے اپنی کثرت، قوت و طاقت اور رعب و دبدبہ کے باوجود دن بدن انحطاط کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایمان لانے والے بعض ایسی صفات سے متصف ہوتے ہیں کہ جو ترقی کی ضامن ہوتی ہیں برخلاف اس کے منکرینِ حق میں بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو انہیں دن بدن تنزل کی طرف لے جا رہی ہوتی ہیں۔

جہاں تک منکرینِ حق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ چونکہ وہ تعداد، وسائل اور قوت و طاقت میں حق کو قبول کرنے والوں سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اصل اور حقیقی نیکی یہی ہے کہ انسان مادی لحاظ سے ترقی کرے۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ ہمارا مالدار ہونا اور تعداد میں بہت زیادہ ہونا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ ہماری تمام تر نالائقیوں اور بداعمالیوں کے باوجود خدا تعالیٰ ہم پر خوش ہے۔ اگر وہ خوش نہ ہوتا تو وہ ہمیں مال اور اولاد میں کیوں بڑھاتا چلا جاتا۔ گویا ان کے نزدیک سب سے بڑی بھلائی اور نیکی یہی ہوتی ہے کہ انسان مال اور اولاد کے لحاظ سے ترقی کرتا چلا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قلبی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝
(المؤمنون آیات ۵۶، ۵۷)

یعنی کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانے کے مترادف ہے۔ (یہ بات نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ) وہ (حقیقتِ حال کو) سمجھتے نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال کو سراسر غلط قرار دیتے اور انہیں غلطی خوردہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝
(المؤمنون آیت ۶۴)

ان کے دل تو اس کے متعلق غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے سوا ان کے اور بھی بہت سے خراب اعمال ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

دنیوی ترقی کو رضائے الٰہی پر محمول کرنے نیز مال اور اولاد کی کثرت پر اترانے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اخلاقی انحطاط کا شکار ہو کر برائیوں میں مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہے حالانکہ ان کی حالت اس قرآنی صداقت کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
(الانعام آیت ۱۲۶)

برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ سورۃ المؤمنون میں ہی مامور من اللہ کا انکار کرنے والوں کے برے اوصاف اور ان کے سراسر غلط خیالات کی تردید کرنے کے معاً بعد مومنوں کے ترقی کے ضامن اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝
(المؤمنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

ترجمہ:۔
یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے (ظاہر کردہ) نشانوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جہاں دنیوی ترقی اور مال اور اولاد میں زیادتی پر گھمنڈ منکرین کو تنزل کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے اور وہ اخلاقی انحطاط کے باعث برائیوں میں ترقی کر رہے ہوتے ہیں وہاں مومنین خشیتِ الٰہی، ایمان بآیات اللہ، شرک سے اجتناب، انفاق فی سبیل اللہ اور ایمان بالآخرت کے اوصاف سے متصف ہونے کے باعث نیکیوں میں ترقی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے یہ اوصاف غلبۂ حق کے مقصد میں ان کی کامیابی اور کامرانی کے ضامن ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت یہی کچھ ظہور میں آیا۔ کفارِ مکہ اپنی طاقت، اپنے جتھے، اپنے اموال اور اپنی کثرتِ تعداد کے گھمنڈ میں مبتلا ہونے کے باعث برائیوں میں ملوث ہوتے چلے گئے اور پھر بھی سمجھتے یہی رہے کہ وہ حق پر ہیں اور خدا ان سے راضی ہے تبھی وہ انہیں مال اور اولاد کی کثرت سے نواز رہا ہے۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تعداد میں کم اور تہی دست ہونے کے باوجود خشیتِ الٰہی، ایمان بآیات اللہ، شرک سے بکلی اجتناب، انفاق فی سبیل اللہ، آخرت کی جوابدہی کے خوف اور دیگر اوصاف سے متصف ہونے کے باعث نیکیوں میں ترقی کرتے چلے گئے اور رفتہ رفتہ کفار کی تعداد گھٹتی اور مومنوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی گئی۔ اس صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝
(الانبیاء آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے باپ دادوں کو بھی بہت سا مال و متاع دے رکھا تھا یہاں تک کہ ان پر ایک لمبا زمانہ گزر گیا۔ پس کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کی زمین (مراد جمعیت) کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کناروں کی طرف سے اس کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں۔ تو کیا (اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے) کہ وہ غالب آ جائیں گے؟

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کفارِ مکہ مال اور اولاد میں بڑھے ہوئے ہونے کے باوجود اپنے برے اعمال کی وجہ سے انحطاط کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں برخلاف اس کے مومن کمزور اور بے بضاعت ہونے کے باوجود اپنے نمایاں اوصاف اور اعلیٰ کردار کی وجہ سے مسلسل ترقی کر رہے ہیں اور غلبہ انہی کے لئے مقدر ہے۔ کفارِ مکہ کبھی غالب آ ہی نہیں سکتے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ کفارِ مکہ مغلوب اور مومن غالب آئے بغیر نہ رہے۔

پس دنیا میں ترقی کے لئے اصل اور بنیادی اہمیت اللہ تعالیٰ کی خشیت کو، شرک سے بکلی اجتناب کو، خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کو، آخرت کی جوابدہی کے خوف کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے نشانوں پر ایمان لانے کو اور اس کے مطابق اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کو حاصل ہے۔ کامیاب وہی ہوتے ہیں جو ان اوصاف سے متصف ہوں اور ناکامی انہی کا مقدر ہوتی ہے جو ان اوصاف سے متصف نہ ہونے کے باعث اخلاقی انحطاط کا شکار ہوں اور ہر قسم کی بداخلاقیوں اور بداعمالیوں میں غرق ہوتے جا رہے ہوں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۶)

بغاوت کی جو چنگاریاں اُبھر رہی تھیں وہ تو جنگی کارروائی کے نتیجہ میں بالکل ختم ہوگئیں مگر ارتداد کے عام اثرات کو صحابۂ رسولؐ نے وعظ و نصیحت سے مٹایا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اہل کتاب "صحابہ و تابعین" از مولوی حافظ مجیب اللہ ندوی ۱۹۵۱ء) ان کے باطل شکن دلائل و براہین نے سینکڑوں قبائل اور ہزاروں نفوس کو جو اسلام سے دُور جا چکے تھے پھر سے اسلام میں داخل کر دکھایا۔

صحابہؓ نے اس دور میں کس طرح تبلیغِ اسلام کا جہاد کبیر کیا اس کی ایک مثال بارھویں صدی ہجری کے مجدد اور سعودی حکومت کے مذہبی پیشوا حضرت محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۷۰۳ء وفات ۱۷۹۱ء) کی کتاب "مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" سے بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"جب اہل ہجر اسلام سے برگشتہ ہونے لگے تو آنحضرتؐ کے محبوب صحابی حضرت جارود بن المعلّٰی اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے تو انہوں نے فرمایا لوگو! تم محمدؐ کو کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے پیغمبر ہیں پھر حضرت جارود نے پوچھا کہ تم عیسیٰؑ کو کیا مانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول ہیں اس پر حضرت جارود نے فرمایا

"انا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدًا عبدہ و رسولہ عاش کما عاشوا و مات کما ماتوا۔"

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپؐ ویسے ہی زندگی گزار گئے جس طرح حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ زندہ رہے اور اسی طرح فوت ہوئے جیسے حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ وفات پاگئے۔

حضرت جارود بن المعلّٰی کی اس مؤثر تقریر کا یہ اثر ہوا کہ قبیلہ عبدالقیس میں سے کسی فرد نے ارتداد اختیار نہ کیا

(ترجمہ از مختصر سیرت الرسول صفحہ ۲۶۲ مطبع السنۃ المحمدیہ القاہرہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)

"مسیح کو مرنے دو کہ اسلام کی زندگی اسی میں ہے"

(ملفوظات مسیح موعود جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۸)

فتنہ ارتداد کو مٹانے میں اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے حضرت ثمامہ بن آثال، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سہیل بن عمروؓ اور دوسرے جانثار صحابہ نے شاندار خدمات انجام دیں مگر سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تبلیغی جہاد کا حق ادا کر دیا جیسا کہ رب العالمین کے اس محبوب اور اسکے منصور "اسد اللہ الغالب" نے ایک فرمایا۔

"فمشیت عند ذلک الی ابی بکر فبایعتہ ونھضت فی تلک الاحداث حتی زاغ الباطل و زھق وکانت کلمۃ اللہ ھی العلیا"

(منار الھدیٰ مؤلفہ شیخ علی البحرانی صفحہ ۳۷۳)

یعنی خود چل کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور ان کی بیعت کر لی اور ان حوادث میں ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور یہاں تک مقابلہ کیا کہ باطل نابود ہو کر حق سے ہٹ گیا اور بھاگ گیا اور خدا تعالیٰ کا کلمۂ توحید بلند ہو گیا۔

گبن کا حیرت انگیز اعتراف

یورپ کا نامور مورخ گبن GIBBON قرآنی پیشگوئی "وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا" کی حقانیت کو عملاً تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

ترجمہ:- عرب کے مختلف باغیوں کو... نئی ابھرنے والی حکومت نے اپنی قوت اور تنظیم کی بدولت بہت جلد مغلوب کر لیا اور ساری قوم نے از سرِ نو قرآنی مذہب پر عملدرآمد کا اعلان کیا اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو گئی۔ بازنطینی حکومت کی سیمابی روح کے مقابل خلفاء کے عزائم نے فوری عمل کا سامان فراہم کیا اور مسلمانوں کی جرأت ایک مقدس جنگ کے لئے متحد عمل ہو گئی اور اُن کا جوش و خروش، مقابلہ اور فتح و کامرانی دونوں صورتوں میں یکساں طور پر نمایاں ہو گیا۔

(دی ہسٹری آف ڈیکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر ایڈورڈ گبن جلد ۶ صفحہ ۲)

قیصر و کسریٰ کی حکومتوں سے تصادم اور فتوحات کا آغاز

آیت استخلاف میں تمکنت دین کو جو نظام خلافت سے وابستہ کیا گیا تھا اس کی تشریح و توضیح بھی اللہ تعالیٰ نے دوسری بہت سی آیات قرآنی میں فرمائی اور پہلے سے خبر دی کہ روم و ایران جیسی پرشکوہ حکومتوں سے عنقریب تصادم ہو گا اور ان کے زیر نگین علاقوں پر اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اس ضمن میں چند آیات یہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً ...... (الفتح ۲۱)

(تفسیر منہج الصادقین)

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ...... (الانبیاء: ۴۵)

(مجمع البحرین زیر لفظ نقص صفحہ ۳۴۹)

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ... (المجادلہ ۲۲)

(تفسیر مجمع البیان)

سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ ...... (الفتح: ۱۷)

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (القصص: ۶)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ...... (الانبیاء: ۱۰۶)

الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ (الروم: ۲ تا ۴)

(فروع کافی کتاب الروضہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

یہی نہیں ان فتوحات کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں نظارہ بھی دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ تفسیر قمی (ص ۵۱۸) حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۴۹۵ سیرت حلبیہ جلد ۲ ص ۳۴۳، زرقانی جلد ۲ اور سیرت ابن ہشام میں غزوۂ احزاب کا یہ ایمان افروز واقعہ درج ہے کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کدال پکڑا اور پتھر پر مارا پھر فرمایا اللہ اکبر۔ پھر کدال اٹھا اور ساتھ ہی کہا اللہ اکبر پھر تیسری دفعہ کدال مارا۔ ساتھ ہی پتھر ٹوٹ گیا اس پر آپ نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور صحابہ کو بتایا کہ کدال پڑنے سے تین دفعہ روشنی نمودار ہوئی۔ تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پہلی روشنی میں قیصر کے شامی محلات دکھائے گئے اور اس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ دوسری دفعہ کی روشنی میں مدائن کے سفید محلات مجھے دکھائے گئے اور مملکت فارس کی چابیاں مجھے دی گئیں۔ تیسری دفعہ کی روشنی میں صنعاء کے دروازے مجھ پر کھولے گئے۔

جنگ خندق فروری مارچ ۶۲۷ء میں ہوئی جس میں دشمن کی مسلح فوج اندازاً چوبیس ہزار تھی اور مدینہ کے مسلمان انتہائی اقلیت میں تھے یعنی کل مسلمان مرد عمل کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعداد میں بچوں اور اپاہجوں کو ملا کر پندرہ
تین ہزار ہو گی۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ نظارہ دیکھا اس وقت مدینۃ النبی چاروں طرف سے خطرہ میں گھر چکا تھا اور کفار مکہ اور اندرونی منافقین اور یہود نے مدینہ کے مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حالت خوف کو دور کر کے امن کا سامان پیدا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی کے زمانہ خلافت میں نہ صرف مسلمانوں کی حالت خوف امن میں تبدیل ہو گئی بلکہ عراق اور شام کے بہت علاقے بھی فتح ہو گئے اور ان کی مملکتوں پر ضرب کاری لگی۔ اور عہد فاروقی میں مسلمان شہسواروں کے گھوڑوں نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پاؤں تلے روند ڈالے اور ان کے اقتدار کے پرخچے اڑا دئے گئے۔ حق آ گیا اور باطل کو شکست فاش ہوئی اور خدا کی بادشاہت پھر سے زمین پر قائم ہو گئی۔ ایک امریکن مؤرخ واشنگٹن ارونگ نہایت حیرت اور استعجاب کے انداز میں لکھتا ہے:-

"یہ امر بالکل بے مثال ہے کہ شام۔ چالڈیا CHALDEA (جنوبی عراق) بے بی لونیا BABYLONIA (جنوبی عراق) سے ڈیا (شمالی ایران) اور ایران جیسی عظیم مشرقی سلطنتوں کی قسمتیں مدینہ کی مسجد میں موضوع سخن بنی ہوئی تھیں جہاں مٹھی بھر عمر رسیدہ عرب ان کے بارے میں مشورے اور فیصلے کر رہے تھے جبکہ وہ خود چند سال پہلے بے یار و مددگار گھروں سے نکالے گئے تھے۔" (خلفائے محمد کے حالات)

ایک فرانسیسی مصنف نے اس مضمون کو ایک اور انداز میں بیان کیا ہے لکھتا ہے کہ میں محمد عربی کو نبی نہیں مانتا مگر میں اس واقعہ کو بھلا نہیں سکتا کہ مدینہ میں ایک چھوٹی اور کچی مسجد ہے جس کی چھت پر کھجور کی ٹہنیاں پڑی ہیں اور بارش کا پانی اس سے ٹپک پڑتا ہے۔ اس مسجد میں چند فاقہ مست لوگ بیٹھے ہیں جن میں سے بعض کو کھانے کی روٹی بھی میسر نہیں اور نہ لباس تن ڈھانکنے کے لئے کوئی کپڑا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ساری دنیا کو فتح کر لیں گے اور ابھی چند سال نہیں گزرتے کہ یہ ناممکن بات عملی شکل اختیار کر لیتی ہے اور قیصر و کسریٰ کی زبردست حکومتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور ان کے مقبوضات اسلامی حکومت میں شامل ہو جاتے ہیں [illegible] ہوئے وہ قیصر و کسریٰ کے [illegible] یتیم مکہ کے سب بوریا نشین گئے

یہ ہے آیت استخلاف کی روشنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی کے عہد خلافت کی صحیح قرآنی تاریخ جو بے شمار خدائی نصرتوں، رحمتوں اور برکتوں سے معمور ہے اور اسلام، قرآن اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

خلافت صدیقی کی ان فتوحات نمایاں اور متواتر نشانوں کے تصور ہی سے بے اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے

اے خلیفہ رسول آپ پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام! آپ نے اپنے خون سے گلشن اسلام کی آبیاری کی۔ امت محمدیہ روز حشر تک تمہارے احسانوں کا بدلہ نہیں اتار سکتی۔

حق یہ ہے کہ اگر اس وقت ابوبکر رضی نہ ہوتے تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا احسان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے قیصر روم نے ایک بار کہا تھا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پہنچ سکتا تو آنجناب مقدس کے پاؤں دھونا اپنا فخر سمجھتا۔

اسی طرح بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر پوری طرح امت حضرت ابوبکر رضی کے لئے اپنی سب دعائیں مخصوص کر دے اور قیامت تک جناب الٰہی کے حضور سجدات شکر بجا لاتی رہے تب بھی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی کا شکر ادا نہیں کر سکتی۔ اگر [illegible] ہوں تو [illegible] پھر بھی تھوڑے ہیں [illegible]

سلہ بحوالہ منہاج الطالبین ۹۳ تصنیف حضرت مصلح موعود رضی

مستشرقین کی طرف سے صحیح قرآنی تاریخ پر پردہ ڈالنے کی سازش

میرے پیارے بھائیو اور بزرگو!
اپنے مضمون کے دوسرے حصہ میں مجھے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ یہ عرض کرنا ہے کہ مستشرقین یورپ منافقوں اور اسلام کے دشمنوں کی ان وضعی، جعلی اور من گھڑت روایتوں اور خلاف عقل تاویلوں کا سہارا لے کر جن کا ایک بہت بڑا انبار فیج اعوج کے زمانہ تک تیار ہو چکا تھا (فوائد المجموعۃ فی بیان احادیث الموضوعۃ از حضرت محمد بن علی شوکانی۔ عجالۂ نافعہ از حضرت شاہ عبد العزیز۔ تعقبات سیوطی از حضرت علامہ جلال الدین سیوطی۔ موضوعات کبیر از حضرت امام ملا علی القاری) قرآن مجید کی اس مستند اور آسمانی تاریخ پر پردے ڈال رہے ہیں اور اسے انتہائی بھیانک اور مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں۔

یہ خدا ناترس لوگ علم تاریخ کے ذریعہ مسلمانان عالم کو حقیقی اسلامی تاریخ سے بدظن بلکہ متنفر کرنا چاہتے ہیں۔ سٹیفنز (STPHENS) ایچ ای وغ سمتھ (JAMES) ہیل ( ) اسپرنگر ( ) ( ) وبری ( ) ہنری کوپی اور ولیم میور (تاریخ اشاعت اسلام [illegible] مؤلفہ مولانا شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم) اور دوسرے عیسائی مصنفوں کی حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے دشمنی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ وہ آپ کی مقدس زندگی کو معاذ اللہ (نعوذ باللہ) محض ایک عربی اور فوجی آمر کی حیثیت دیتے اور اسلام کو تلوار کا رہین منت سمجھتے ہیں۔

یہی فرماتے ہیں تیغ سے پھیلا اسلام
یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے

مستشرقین میں جیمز و توجی(?) ( ) بظاہر ایک سنجیدہ انسان شمار ہوتا ہے مگر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی نسبت ایسی سو فیصدی جھوٹی، دل آزار اور ناپاک اور شرمناک کہانی وضع کر ڈالی ہے کہ جس کا تصور کر کے بھی ایک عاشق رسول عربی کا جگر شق اور دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے (دیباچہ حیات محمد از محمد حسین ہیکل ص ۱۰ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۶ء)

مستشرقین کے نزدیک اسلام اور قرآن محض آنحضرت کے دماغ کا منصوبہ اور اختراع ہے چنانچہ مغربی دنیا کا مایہ ناز مؤرخ اور ماہر عمرانیات ٹائن بی (TOYN BEEARNOLD) جس نے اسی سال ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو انتقال کیا ہے اپنی عمر بھر کی تحقیق یہ بیان کرتا ہے کہ بانی اسلام نے ابتداء میں یہودیت سے فیضیاب ہو کر [illegible] مذہب تھا۔ بعد میں نسطوریت سے استفادہ کیا جو مسیحیت کی ایک شاخ تھی (ترجمہ مطالعہ تاریخ حصہ اول ص ۴۵ [illegible] ناشر مجلس ترقی ادب [illegible] لاہور) نیز کہتا ہے کہ (حضرت) محمد کی خلاق روح نے یہودیت اور مسیحیت سے جو روشنی حاصل کی اس کو بدل کر اسلام کے نام سے اعلیٰ مذہب کی شکل دے دی (ص ۴۲۱)

اس انداز فکر کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ مستشرقین اور مغربی مؤرخین جہاں اپنی مذہبی تاریخ لکھتے وقت اپنے اسلاف کے ادنیٰ اور معمولی کاموں کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے اور ان کو بڑی عظمت دیتے ہیں وہاں آنحضور خاتم العارفین خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی صداقت کو مشتبہ اور قوت قدسیہ کو داغدار کرنے کے لئے ایک تو نظام خلافت کو محض عرب کے سیاسی ماحول کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو ان کے نزدیک عربوں کے علاوہ فارس اور مشرقی سلطنت روما کے ایک بڑے حصہ پر تسلط کی پیداوار تھا [illegible] خلافت (THE CALAPHAT) [illegible] ہے۔ دوسری طرف آپ کے جانشین اور خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق رضی کی خلافت کو بھی سازش کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اور آپ کی فتوحات کو محض ایک سیاسی عمل اتفاق یا مادی فوائد سے تعبیر کرتے ہیں چنانچہ ولیم ایچ میکنیل WILLIAM (H. MCNELL) اور مارلین رابنسن والڈمین MARILYN ROBINSON (WALDMAN) نے اپنی تازہ کتاب اسلامی دنیا (THE ISLAMIC WORLD) صفحہ ۱۵ پر اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ جب پیغمبر اسلام ہی موجود نہ تھے تو کیسے ممکن تھا کہ مسلمان خالق ارض و سما کی مشیت اور تقدیر کو سمجھتے اور خدا کی مرضی کے مطابق انتخاب عمل میں آ سکتا ہے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۴۳۰

مَیں نور محمد ولد چوہدری لدھا صاحب۔ قوم جٹ مانگٹ۔ پیشہ زمیندارہ۔ عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقع موضع مانگٹ اونچے ۱۰ ایکڑ قیمت -/۵۰،۰۰۰ روپے۔
۲۔ مکان کچا واقع مانگٹ اونچے برقبہ ۲ مرلہ اندازاً قیمت -/۶۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نور محمد ولد چوہدری لدھا صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد افضل خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد فیروز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۳۰

مَیں حنیفہ بی بی زوجہ محمد فیروز صاحب۔ قوم کمبوہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲۔ زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حنیفہ بی بی زوجہ محمد فیروز سیکرٹری مال مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ شوکت حیات ولد چوہدری دوست محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد فیروز (خاوند موصیہ) مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۳۲

مَیں کنیزہ فاطمہ زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب قوم مانگٹ جاٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپیہ وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲۔ زیور طلائی بالیاں وزن ایک تولہ اندازاً قیمت -/۶۰۰ روپے۔

کل میزان -/۱۱۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ کنیزہ فاطمہ زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد فیروز سیکرٹری مال جماعت مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ شوکت حیات قائد مجلس خدام الاحمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۳۳

مَیں محمد ارشد طارق ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم دھاریوال جٹ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۸۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ارشد طارق انرٹ ہوم لمیٹڈ پاک عرب فرٹیلائیزر فیکٹری ملتان۔

گواہ شد۔ محمد افضل طاہر وصیت ۱۷۷۸۲ انرٹ ہوم لمیٹڈ ملتان۔

گواہ شد۔ عبد العزیز وصیت ۱۷۱۸۹ صدر جماعت احمدیہ کھاد فیکٹری ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۴۳۴

مَیں حکیم محمد حنیف اسلم ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم شیخ۔ پیشہ معلمی عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حکیم محمد حنیف اسلم 16/3 SE-۵ پاپوش نگر ناظم آباد ۵ کراچی۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد۔ صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن پاپوش نگر۔ کراچی۔

گواہ شد۔ اشتیاق احمد بھٹی ولد لشکر اللہ خان صاحب بڑا میدان۔ ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۴۳۵

مَیں امۃ السبوح بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب۔ قوم راجپوت۔ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گلگشت ملتان ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ السبوح بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب 9/B گلگشت کالونی ملتان۔

گواہ شد۔ برکت اللہ محمود موصی نمبر ۱۳۰۲۰ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد اکرام اللہ موصی نمبر ۹۰۲۱ (والد موصیہ) گلگشت ملتان۔

وقف جدید — خدمت قرآن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جو قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے"۔ (کشتی نوح)

وقف جدید کا اہم مقصد قرآنی تعلیمات کو پھیلانا اور قرآن کی عزت کو قائم کرنا ہے۔ کیونکہ اس مقدس تحریک کے ذریعہ اکناف عالم میں تعلیم القرآن کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے انصار بالخصوص عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ انصار بھائیوں کے علاوہ سب خدام اور اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں تا ہماری اولادیں آسمانی عزت کو حاصل کرنے والی ہوں۔ اور ہماری غفلت کے نتیجہ میں وہ اس ابدی عزت سے محروم نہ ہوں بلکہ بڑھ چڑھ کر اور اکمل اور اتم فیضیابوں میں سے ہوں۔ آمین۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے خسر ملک محمد صادق صاحب اور ان کے بھانجے محمد اشرف سکنہ بھرٹانوالہ ضلع سیالکوٹ کی ہائیکورٹ میں قتل کے مقدمہ کی اپیل دائر کی گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نسیم احمد۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر ڈائریکٹرز (ممبران مجلس) وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۶ء (۱۳۵۵ ہش) کے لئے حسبِ سابق مندرجہ ذیل احباب کا تقرر بطور ڈائریکٹرز وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ (ممبران مجلس وقفِ جدید) فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقرر کو سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

۱۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور صدر مجلس
۲۔ " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید۔ ربوہ
۳۔ " مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب۔ ربوہ
۴۔ " مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ ربوہ
۵۔ " شیخ مظفر احمد صاحب ظفر ایڈووکیٹ۔ لاہور
۶۔ " چوہدری مبشر احمد صاحب گوندل ایڈووکیٹ۔ منڈی بہاؤالدین
۷۔ " راجہ غالب احمد صاحب۔ گلبرگ۔ لاہور

(سیکرٹری وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ پاکستان۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

حکومتِ پاکستان نے بعض قسم کے فنی اور پیشہ ور لوگوں کو بیرونِ پاکستان ملازمت کے لئے بھجوانے کے لئے بعض ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ کئی لوگ جو ایسے لائسنس یافتہ نہیں وہ بھی باہر کے ممالک میں ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر لوگوں سے روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایسے دھوکہ باز لوگ گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں مگر اُن لوگوں کی حالت بڑی قابلِ رحم ہو جاتی ہے جو بڑی بڑی رقوم دے کر سرگرداں پھرتے ہیں۔ بعض باہر چلے جاتے ہیں مگر ملازمت نہ ملنے کے سبب وہاں پریشان ہوتے ہیں، باہر جانے والوں کو بڑی احتیاط سے پوری تسلی کر کے ایسا قدم اُٹھانا چاہیئے اور کسی ایسے آدمی کے جھانسہ میں نہیں آنا چاہیئے جو حکومت کی طرف سے مجاز نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میرے لڑکے سید عبدالرشید انجنیئر کا نکاح عزیزہ مبشرہ نگہت بنت مکرم صادق حسین خاں صاحب سے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ احمدیہ نے ۹ر نومبر ۱۹۷۵ء کو ڈرگ روڈ کراچی کی مسجد احمدیہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(سید عبدالکریم زعیم انصاراللہ و نائب صدر جماعت احمدیہ کراچی۔ ۳/۴۳، ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵)

(۲) میرے لڑکے عزیزم جاوید عمر چغتائی کیشیر حبیب بنک اوکاڑہ کینٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ ناصر دختر پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب ناصر مرحوم بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر محترم خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور نے ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کو مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پڑھا۔ عزیزم جاوید حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ (قدیم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا پڑپوتا اور محترم میاں عبدالمجید صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ عزیزہ بشریٰ ناصر حضرت میاں احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ برکت فرمائے۔ آمین

(محمد عمر ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ قادر منزل بالمقابل پولیس لائن۔ ساہیوال)

(۳) عزیزم انوار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت محمود صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب قریشی قصبہ میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد نور راولپنڈی میں مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے درمیان محبت و اخوت اور خلوص کا موجب ہو۔

(شریف احمد قریشی ۱۶۸/K کمیٹی محلہ راولپنڈی)

اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

۱	محترمہ بیگم صاحبہ مکرم رئیس محمد عبداللہ صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	1000/-
۲	مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب۔ لطیف آباد ضلع حیدرآباد	1000/-
۳	" " غلام قادر صاحب " "	1000/-
۴	" " نعمت اللہ صاحب۔ حیدرآباد شہر	1060/-
۵	" " نعمت اللہ صاحب جتوئی "	1040/-
۶	" " نصیر احمد صاحب لطیف آباد ضلع حیدرآباد	1550/-
۷	" " محمد سعید صاحب باجوہ " "	1000/-
۸	" " میر نور احمد صاحب تالپور " "	1010/-
۹	" " مرزا افضل بیگ صاحب " "	1010/-
۱۰	" ڈاکٹر عقیل احمد صاحب " "	1070/-
۱۱	" چوہدری مرزا خان صاحب " "	1020/-
۱۲	" ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سنجر چانگ ضلع حیدرآباد	1000/-
۱۳	" چوہدری منیر احمد صاحب کوٹ احمدیاں ضلع بدین	1000/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قراردادِ تعزیت

مکرم ملک شرافت احمد صاحب نائب صوبیدار (ریٹائرڈ) واقفِ زندگی کارکن وقفِ جدید انجمن احمدیہ جنہوں نے ۱۵ر جنوری ۱۹۷۶ء کو وفات پائی، نے مسلسل ۱۸ برس تک سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں وہ نہایت مستعد تھے۔ پوری ہمت اولوالعزمی اور بشاشت سے اپنے فرائض کو ادا کرتے تھے۔ مجلس وقفِ جدید ان کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتی ہے۔ ان کی وفات سے مجلس وقفِ جدید ایک نہایت مخلص کارکن سے محروم ہو گئی ہے۔ اراکین مجلس وقفِ جدید اور کارکنان وقفِ جدید ان کی بلندیٔ درجات کے لئے اور ان کے پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے شوہر محترم نفیس الرحمٰن اے۔ جی صوفی صاحب سابق مبلغ امریکہ آجکل امریکہ میں دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ سب بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(ہاجرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور)

(۲) مفتی عبدالرحیم صاحب رحیم یار خاں کی لڑکی کچھ دنوں سے بیمار ہے اور وہاں ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی پریشانیاں ہیں۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

(۳) عزیزم محمد رمضان ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں احبابِ جماعت عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(صوفی علی محمد کیفے جاوید۔ رحمت بازار ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

ایک ادارہ کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو کار اور ویگن چلانا جانتا ہو۔ ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواست مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ مینیجر الفضل کی معرفت ارسال فرماویں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴